نقشِ آغاز

رحمتِ خداوندی کا موسمِ بہار "شہرِ رمضان المبارک" ملّتِ محمدیہ کے سروں پر سایہ فگن ہے۔ اس وقت ہم اس کے وداعی دور (عشرۂ اخیرہ) سے گزر رہے ہیں۔ جسے حضورِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہنم سے نجات "عتق من النار" کا مرحلہ قرار دیا۔ نامناسب نہ ہو گا۔ اگر رمضان کے روح پرور اور سبق آموز پہلوؤں پر ایک اچٹتی نگاہ ڈال دی جائے۔

رمضان کیا ہے ــــ؟ انوار و برکاتِ الٰہی کے فیضان کا مہینہ ــــ تجلیاتِ ربانی کا مظہر ــــ رحمت ہائے واسعہ کا ظہور اور نعمت ہائے متوالیہ کا ابرِ نیسان ــــ رمضان، رحیم و کریم کی رحمتوں کا وہ نقطۂ عروج ہے جو اپنے جلو میں بے چین و مضطرب انسانیت کے لئے قرآنِ کریم جیسا نسخۂ شفاء اور اکسیرِ ہدایت لایا۔ اور اس طرح ماہِ رمضان ہی وہ مقدس زمانہ ٹھہرا جس میں ربّ العالمین نے اسلام جیسی بیش بہا نعمت سے اپنی نعمتوں اور نوامیس کی تکمیل فرمائی ــــ رمضان مؤمنین کے پژمردہ دلوں کے لئے حیاتِ نو کا پیغام اور عبادِ مقربین کے لئے جلاء و نکھار کا مہینہ ہے جس میں ذکر و فکر اور بندگی و طاعت کی محفلوں میں تازگی اور فسق و فجور کے ظلمت کدوں میں ویرانی آجاتی ہے ــــ ایمان و تقویٰ کی کھیتیاں لہلہا اٹھتی ہیں، اور ظلم و معصیت کی بستیاں اجڑ جاتی ہیں ــــ ماہِ صیام ابلیس کی بندش و رسوائی اور پراگندہ حال شکستہ خاطر مومنین کی سرفرازی اور سرخروئی کا مہینہ ہے ــــ رمضان، حدیثِ یار[4] کے ورد و تکرار اور رات کی تنہائیوں میں محبوب و مطلوب سے مناجات اور سرگوشیوں کا عہدِ وصال ہے ــــ رمضان جس کی آخری شب میں ربِ کریم اپنی آغوشِ رحمت پوری کائنات ــــ پوری انسانیت ــــ اپنے رب سے ٹوٹی ہوئی انسانیت کے لئے وا کر دیتا ہے ــــ اور اپنے مالکِ حقیقی سے برگشتہ بندوں کو جود و بخشش کی صلائے عام ہوتی ہے ــــ الا من مستغفر فاغفر له الا من مسترزق فارزقه الا من مبتلیٰ فاعافیه الا کذا الا کذا (الحدیث) ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ میں اسے بخش دوں۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس پر خزانۂ غیب سے رزق کے دروازے کھول دوں۔ کوئی مصیبت زدہ ہے، جسے میں نعمتِ عافیت سے نواز دوں ــــ

پھر اس کے افطار کا وقت ــــ سبحان اللہ ــــ وہ تو جمالِ محبوب کے دید و مشاہدہ اور اس کے قرب و بندگی کا وہ مقامِ معراج ہے کہ فراق و ہجر کے ستر ہزار حجاب بیچ سے ہٹ جاتے ہیں۔ گوناگوں مسرّتوں اور لقاءِ رب کے لمحات ــــ للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه (الحدیث) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک وقتِ افطار کی خوشی اور ایک اپنے رب کی زیارت

اور وصال کی مسرت۔ غرض رمضان کی ہر رات شبِ وصال اور ہر دن یومِ مشاہدۂ جمال ہے —— ؏

ہر شب شبِ قدر است اگر قدر بدانی

پھر اس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی بھی آجاتی ہے، جو عظمت و مرتبت کے لحاظ سے ہزار مہینوں کے برابر ہے جس میں یکبارگی قرآن نازل ہوا جو الروح الامین اور ملائکہ رحمت و سلام کے نزول کی رات ہے، جس میں ساری کائنات ذوالجلال والکبریاء و معبود کی عظمتوں کے سامنے جھک کر اس کی تسبیح و تمجید میں ڈوب جاتی ہے۔ مگر ایک عاشقِ زار کیفِ وصال اور لذتہائے جمال میں اس قدر گم ہو جاتا ہے کہ وہ اس ہزار ماہ والی رات کو ایک رات بلکہ ایک لمحہ سمجھنے لگتا ہے۔ کان لم یلبثوا الا ساعةً من نهار۔ اور صبح صادق کے وقت پکار اٹھتا ہے کہ ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد　　روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اور ما عرفناك حق معرفتك وما عبدناك حق عبادتك لا احصى ثناءً عليك انت كما اثنيت على نفسك۔ کا نغمۂ عجز و قصور اس کی زبان پر ہوتا ہے ——
انا انزلناه في ليلة القدر وما ادراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام هي حتى مطلع الفجر ——

پھر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ آتشِ قرب اور سوزِ دروں سے بے تاب ہو کر رضائے مولیٰ کا طلبگار بندہ گھر بار خویش و اقارب سب کچھ چھوڑ کر اسی کے در پر ڈیرہ جما دیتا ہے اور جب تک رضا و وصال کا ہلالِ عید چمک نہ جائے یہ بھی آستانۂ یار کی چوکھٹ نہیں چھوڑتا —— سوز و ساز، امید و بیم، درد و تڑپ، اضطرار و التجاء اور تقلیلِ طعام کے بعد قطع کلام و منام اور ترکِ تعلقات کے اس چلہ کو ہم اعتکاف سے یاد کرتے ہیں —— پھر وہ رمضان ہی کے ساعات کیمیا اثر ہیں جن کی تاثیر سے ہماری حقیر سی نیکی، عملِ قلیل اور بضاعۃ مزجاۃ، اخلاص و احتساب کی آمیزش سے جبلِ اُحد جتنا مقام پا لیتی ہے۔ ہمارے نوافل فرض اور فرض ستر فرائض کے برابر ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ اجر و ثواب خود بارگاہِ ایزدی سے براہِ راست ملتا ہے۔ الا الصوم فانه لي وانا اجزي به کہ اس کی یہ بھوک و پیاس، یہ پژمردگی، یہ ریوڑی صرف اسی کے تو ہے، اور اسی ہی کے علم میں ہے کسی غیر کی رضا مندی، ریا اور شہرت کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔ پھر اس شہرِ مسعود کے یہ برکات و انوار وقتی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی ساری زندگی اس کی بدولت ایمان و احسان کے سانچہ میں ڈھل سکتی ہے۔ بشرطیکہ رمضان کے فضائل و برکات اور ایمان آفرین

نتائج نگاہوں کے سامنے رہیں اور صوم کی یہ عبادت ہر قسم کے منکرات و فواحش، قول زور بیہودہ مجالس، غیبت اور گالی گلوچ، ریا و عجب۔ غرض تمام برے افعال کی آلائش سے پاک رہے کہ جب حلال چیز سے پرہیز ہے تو حرام کی گنجائش کہاں ہے؟ اور اگر یہ عمل ایمان و احسان سے خالی اور ذنوب و آثام سے محفوظ نہیں — تو یہ تو نری بھوک و پیاس ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کو کوئی سروکار نہیں رکھتا (بخاری) اور کتنے صائم النہار و قائم اللیل ہیں کہ جن کے پلے بجز پیاس اور مفت کی جگائی کے اور کچھ نہیں پڑتا (الدارمی) روزہ صرف کھانے پینے سے رُکنے کا نام نہیں بلکہ تمام بیہودہ اور بےحیائی کی باتوں سے دستبردار ہونے کا نام ہے (الحدیث) روزہ تو گناہوں اور جہنم کی آگ سے بچانے والی ایک ڈھال ہے، جب تک روزہ دار اس کو جھوٹ اور غیبت سے چھید نہ ڈالے۔ (نسائی وغیرہ) یہ مہینہ سراپا وعظ و نصیحت ہے اور اس کا ہر پہلو صدہا نصیحتوں سے لبریز ہے۔ یہ مہینہ صبر کی تلقین کرتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہم نے لذائذ و شہوات کو ترک کر دیا۔ اس طرح مومن کی ساری زندگی منکرات و فواحش اور منہیات سے صبر و گریز کی آئینہ دار ہو گی — یہ مہینہ ہمیں جہاد سکھلاتا ہے کہ نفس تو عدو اکبر اور اس کا مقابلہ جہاد اکبر ہے۔ اور جب مسلمانوں نے روزہ سے نفس پر فتح پانے کا ملکہ حاصل کر لیا تو عدو اصغر کافر و مشرک کی شکست تو آسان بات ہے — یہ مہینہ ہمیں بھوک و پیاس کا احساس دلا کر باہمی ہمدردی، ایثار و انفاق اور غریب پروری کا سبق دیتا ہے۔ اس لحاظ سے حضورؐ نے اسے شہر مواساۃ کہا یعنی غمخوارگی کا مہینہ — "جو خدا کے کسی بندہ پر آسائش لائے، اسے کھانا کھلائے یا صرف دودھ کی لسی یا کھجور کے دانہ اور پانی کے گھونٹ سے افطار ہی کرا دے تو اس کی آگ کی مستحق گردن جہنم سے نجات پائے گی۔ اور اسے جنت کا پروانہ مل جائے گا۔ جس روزہ دار نے کسی بندۂ خدا نوکر یا غریب کا بوجھ ہلکا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے گناہوں کا بوجھ اتار دے گا" (الحدیث عن سلمانؓ الفارسی) غرض یہ شہر رمضان کیا ہے؟ سراپا نور و رحمت، سراسر خیر و برکت، تہذیب نفس، تنقیح اخلاق، اصلاح اعمال، مجاہدہ و ریاضت کا مہینہ اور ملکوتی صفات کو حیوانی عادات پر غالب کرنے! جلاء باطن اور تزکیۂ روح کا موسم بہار — کتاب مبین "قرآن کریم" کے پیش کردہ نصاب و نظام کی عملی ٹریننگ کے ایام۔ تاکہ تم میں قرآنی زندگی پیدا ہو۔ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

شہر اولہ رحمۃ — و اوسطہ مغفرۃ — و آخرہ عتق من النار

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل